خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کرسکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کردیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 18:

رمضان المبارک عبادات اور دعائیں

﴿إنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

☆ رمضان عبادات اور دعائیں

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 186 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿وإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ 186﴾

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پھر چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

☆ وضاحت: اس آیت سے پہلی تین آیات میں بھی رمضان کے مسائل کا تذکرہ ہے اور بعد والی آیت میں بھی رمضان کے مسائل ہیں۔

درمیان میں اللہ تعالیٰ نے دعا کا تذکرہ فرما دیا۔ اس سے پتا چلا کہ عبادات بھی کریں اور ان کی قبولیت کے لئے دعائیں بھی مانگیں۔

سنن الترمذی حدیث نمبر 3370 حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿ليسَ شيءٌ أكرَمَ على اللّٰهِ من الدُّعاءِ.﴾

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز و مکرم کوئی چیز (عبادت) نہیں ہے۔''

سنن ابوداؤد حدیث نمبر 1479 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الدُّعاءُ هوَ العبادةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادعُونِي أَستَجِبْ لَكُمْ.﴾

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دعا عبادت ہی ہے۔تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھے پکارو، میں قبول کروں گا۔“

☆ **عمل بھی کریں دعا بھی مانگیں۔**

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. 127﴾

”اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے، اے ہمارے رب ہم سے قبول کر، بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔“

☆ **وضاحت: اللہ کا گھر تعمیر ہو رہا ہے۔تعمیر کرنے والے باپ بیٹا دونوں پیغمبر بھی ہیں۔پھر بھی قبولیت کی دعا مانگ رہے ہیں۔**

☆ **دعا اور عبادات کی قبولیت کے لئے بنیادی شرط، رزق حلال۔**

صحیح مسلم حدیث نمبر 1015 / 2346 میں ہے:

﴿أَيُّها النَّاسُ، إنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لا يَقْبَلُ إلَّا طَيِّبًا، وإنَّ اللَّهَ أمَرَ المُؤْمِنِينَ بما أمَرَ به المُرْسَلِينَ، فقالَ: {يا أَيُّها الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ} [المؤمنون: 51]، وقالَ: {يا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 172]، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أشْعَثَ أغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إلى السَّماءِ، يا رَبِّ، يا رَبِّ، ومَطْعَمُهُ حَرامٌ، ومَشْرَبُهُ حَرامٌ، ومَلْبَسُهُ حَرامٌ، وغُذِيَ بالحَرامِ، فأنَّى يُسْتَجابُ لذلكَ؟﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے پیغمبران کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام

کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔" اور فرمایا "اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔" پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: "جو طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے، (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!"

سنن الترمذی حدیث نمبر 3373 صحیحہ الالبانی میں ہے:

﴿مَن لم يَسألِ اللَّهَ يغضبْ عليْهِ.﴾

"جو شخص اللہ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

السلسلۃ الصحیحۃ 601۔ صحیحہ الالبانی

﴿أعجزُ الناسِ من عجَز عن الدعاءِ و أبخلُ الناسِ من بخِل بالسلامِ.﴾

"سب سے کمزور وہ شخص ہے جو دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھا سکے اور سب سے بخیل وہ ہے جو سلام نہ کرے۔"

☆ **دعا عزم یقین اور وثوق کے ساتھ مانگنی چاہیے۔**

سنن الترمذی حدیث نمبر 3479 حسنہ الالبانی میں ہے:

﴿ادعوا اللَّهَ وأنتُم موقِنونَ بالإجابَةِ، واعلَموا أنَّ اللَّهَ لا يستجيبُ دعاءً من قلبٍ غافلٍ لاهٍ.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اللہ سے دعا مانگو اور اس یقین کے ساتھ مانگو کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی، اور (اچھی طرح) جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہی اور بے توجہی سے مانگی ہوئی غفلت اور لہو ولعب میں مبتلا دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔"

صحیح البخاری حدیث نمبر 6338 میں ہے:

﴿ إذا دَعا أحَدُكُمْ فَلْيَعزِمِ المَسْأَلَةَ، ولا يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إنْ شِئْتَ فأعطِنِي، فإنَّه لا مُسْتَكْرِهَ له.﴾

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر مانگے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔“

☆ اللہ تعالیٰ دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا۔

سنن ابو داود حدیث نمبر 1488 صحیح میں ہے:

﴿إنَّ ربَّكم حييٌّ كريمٌ يستحيي من عبدِه أن يرفعَ إليه يدَيْه فيرُدَّهما صِفرًا.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارا رب بہت حیا والا اور سخی ہے۔ بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔“

صحیح مسلم حدیث نمبر 2189 میں ہے:

﴿قالت أم المؤمنين عائشة رضي اللّٰه عنها حتَّى إذَا كانَ ذَاتَ يَوم، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ دَعَا.﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن یا رات کی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی اس کے بعد پھر دعا مانگی اس کے بعد پھر دعا مانگی۔

☆ اچھے حالات میں کثرت سے دعا مانگیں سختیوں اور مشکلات میں دعائیں قبول ہوں گی۔

سنن الترمذی حدیث نمبر 3382 حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿مَن سرَّه أن يَستَجيبَ اللّٰهُ له عند الشَّدائدِ والكُربِ فليُكثِرِ الدُّعاءَ في الرَّخاءِ.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اچھا لگے (اور پسند آئے) کہ مصائب و مشکلات

(اور تکلیف دہ حالات) میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرے، تو اسے کشادگی وفراخی کی حالت میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیے۔''

☆ سجدے میں کثرت سے دعائیں کیا کریں۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 482 میں ہے:

﴿أَقْرَبُ ما يَكونُ العَبْدُ مِن رَبِّهِ، وهو ساجِدٌ، فأكْثِرُوا الدُّعاءَ.﴾

''بندہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے انتہائی قریب ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعائیں مانگیں۔''

☆ رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

سنن الترمذی حدیث نمبر 3499 حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿قيلَ يا رسولَ اللَّهِ: أيُّ الدُّعاءِ أسمَعُ قال جوفَ اللَّيلِ الآخرِ ودُبُرَ الصَّلواتِ المكتوباتِ.﴾

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آدھی رات کے آخر کی دعا (یعنی تہائی رات میں مانگی ہوئی دعا) اور فرض نمازوں کے اخیر میں۔''

☆ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے وہاں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ سے نکال کر رہائی دے دی۔

سورۃ الأنبیاء آیت نمبر 87 میں ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.87﴾

اور مچھلی والے کو جب (وہ اپنی قوم سے) غصہ ہو کر چلا گیا پس خیال کیا کہ ہم اسے نہیں پکڑیں گے پھر اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب

ہے، بے شک میں بے انصافوں میں سے تھا۔

☆ اپنی دعا میں حضرت یونس علیہ السلام والی دعا شامل کر لیں دعا قبول ہو جائے گی۔

سنن الترمذی حدیث نمبر 3505، صحیح الالبانی میں ہے:

﴿دعوةُ ذي النُّونِ إذ دعا وهو في بطنِ الحوتِ لا إلهَ إلَّا أنتَ سبحانَك إنِّي كنتُ من الظالمينَ فإنَّه لم يدعُ بها رجلٌ مسلمٌ في شيءٍ قطُّ إلَّا استجاب اللَّهُ له.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران کی تھی وہ یہ تھی: لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين ''تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، میں ہی ظالم (خطا کار) ہوں''، کیونکہ یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔''

☆ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے رورو دعائیں مانگنے کی وجہ سے آیا ہوا عذاب ٹل گیا۔

سورۃ یونس حدیث نمبر 98 میں ہے:

﴿فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ.98﴾

''سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان اسے نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے، کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔''

☆ وضاحت: حضرت یونس علیہ السلام نے قوم سے مایوس ہو کر انہیں بتا دیا کہ تین دنوں کے بعد تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔ وہ وقت آنے سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام قوم سے اور اپنی بستی نینوی سے نکل گئے۔ مقررہ وقت پر کالی گھٹائیں اور کالے بادل آگئے۔ قوم کو یقین ہو گیا

کہ اب عذاب آیا کہ آیا۔ وہ کھلے میدان میں نکل گئے بچوں اور عورتوں کو بھی نکال لیا جانوروں کو بھی نکال لیا۔ سب نے اللہ کے سامنے رونا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے رو رو کر دعا مانگنے کی وجہ سے ترس کھایا اور انہیں معاف کر دیا اور عذاب ٹال دیا۔

☆ مقام بدر میں نبی کریم ﷺ نے انتہائی خصوصی انداز میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھی نازل کر دیئے اور فتح بھی دے دی۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 1763 میں ہے:

﴿فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ القِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي ما وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ آتِ ما وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هذِه العِصَابَةَ مِن أَهْلِ الإِسْلَامِ لا تُعْبَدْ في الأرْضِ، فَما زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ، مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، حتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عن مَنْكِبَيْهِ، فأتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فأخَذَ رِدَاءَهُ، فأَلْقَاهُ علَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ التَزَمَهُ مِن وَرَائِهِ. وَقالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ} [الأنفال: 9] فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ.﴾

مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے ساتھ تین سو انیس آدمی تھے، تو نبی کریم ﷺ قبلہ رخ ہوئے، پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور بلند آواز سے اپنے رب کو پکارنے لگے: ''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے میرے لیے پورا فرما۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں تیری بندگی

نہیں ہوگی۔'' آپ قبلہ رو ہوکر اپنے ہاتھوں کو پھیلائے مسلسل اپنے رب کو پکارتے رہے حتی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، چادر اٹھائی اور اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا، پھر پیچھے سے آپ کے ساتھ چمٹ گئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی! اپنے رب سے آپ کا مانگنا اور پکارنا کافی ہوگیا۔ وہ جلد ہی آپ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جب تم لوگ اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں ایک دوسرے کے پیچھے اترنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔'' پھر اللہ نے فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی مدد فرمائی۔

☆☆☆